© rasailojaraid.com

مکتوب مولانا زید ابوالحسن فاروقی بنام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

[صاحبِ مقاماتِ خیر، مولانا زید ابوالحسن فاروقی (م ۲ دسمبر ۱۹۹۳ء در دہلی) نے مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو مکتوباتِ بہرائچ کی عکسی نقلیں بغرض اشاعت ارسال فرمائی تھیں- وہ مکتوبات راقم کے تعارفی مضمون کے ساتھ تحقیق کے شمارۂ ششم میں شامل ہو کر شائع ہوئے- اس شمارے کا ایک نسخہ موصول ہونے پر مولانا زید ابوالحسن فاروقی نے یہ مکتوب لکھا تھا- نجم الاسلام]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم گرامی جناب مولانا غلام مصطفیٰ خاں صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے کتاب "تحقیق" ۲۹ مئی کو اور کتاب "مہرانور" ۱۳ مئی کو ارسال کی ہے- یہ آپ کا کرم ہے اور احسان ہے- اللہ آپ کو خیریت سے رکھے- یہ عید خیر سے گزرے اور موسم کچھ اچھا ہو تو ان کتابوں کا مطالعہ عاجز کرے گا- یہ عاجز ۸۷ سال کا ہے- اب کتابوں کا دیکھنا اور مطالعہ کرنا دِقت طلب ہے- آپ بھی بڑی عمر میں ہیں- عاجز آپ کے واسطے دل و جان سے دعائیں کرتا ہے- اللہ آپ کو خیریت سے رکھے- والسلام

زید ابوالحسن فاروقی

۱- جون ۱۹۹۳ء

پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس، حیدرآباد سندھ پاکستان-

مکتوب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں بنام ڈاکٹر نذیر احمد

[مارچ ۱۹۸۴ء میں ہندوستانی علماء کے ایک سہ رکنی وفد میں شامل ہو کر محترم ڈاکٹر نذیر احمد حیدرآباد سندھ تشریف لائے تھے- اس موقع پر یہ خط لکھا گیا تھا، اور راقم نے پہنچایا تھا، اس کی ایک عکسی نقل صاحبِ مکتوب کی اجازت سے محفوظ کر لی تھی جسے افادۂ عام کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے- نجم الاسلام]

۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس، حیدرآباد سندھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حامداً و مصلیاً

محترم ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

پرسوں آپ نے کسی صاحب کے ذریعے مجھے یاد فرمایا - بہت ممنون ہوں- پھر میں رات کو انتظار کرتا رہا- لیکن آپ سخت مصروف تھے - مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ سے نیاز حاصل نہ ہو سکا- حالانکہ بڑی آرزو تھی- میرا ضعف روز افزوں ہے- خدا جانے پھر کبھی موقع نصیب ہو یا نہیں- آپ کا مقالہ "فارسی اور ہندوستان" عزیزی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کے ذریعے حاصل ہوا- کشف المحجوب کے نادر نسخے کا جو ذکر آپ نے کیا ہے اس نسخے کے آخری صفحے پر مہریں بھی ہیں- سب سے قدیم مہر میر جملہ کی ہے- اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ نسخہ ۱۰۱۴ھ کا لکھا ہوا ہے- اس سنہ کو کسی نے ۶۶۴ھ بنایا ہے تاکہ وہ حضرت بہاء الدین زکریاؒ کا نوشتہ سمجھا جائے- اس نسخے کا کاتب کوئی بہاء الدین تھا جو اپنا نام بھی صحیح نہیں لکھ سکتا تھا- یعنی ذکریا (ذال سے) لکھا ہوا تھا- اب اس نقط پر سیاہی ڈالی گئی ہے تاکہ ذکریا نہ پڑھا جائے- کاتب بہت کم علم تھا- میں نے اور میرے عزیز مولانا محبوب حسن واسطی نے محمد شفیع صاحب کے مکان پر بیٹھ کر صبح سے رات تک (گیارہ دن تک) سخت محنت کرکے اس کی تصحیح کی تھی- محمد شفیع صاحب کے صاحبزادے نے پہلے ہاشمی فرید ابادی مرحوم سے تصحیح کے لیے کہا تھا لیکن انھیں موقع نہیں ملا تھا- حبیب گنج کے نسخے مونس الاحرار کا میں نے بھی کئی مرتبہ مطالعہ کیا تھا- ناصر العلوی کی صاحبزادی کا کلام بھی غالباً اسی مجموعے میں تھا- شاہ نعمت کی پیشن گوئیوں کی طرح ایک اور شاعر کی پیشن گوئیاں بھی درج تھیں، وہاں مجموعۂ قصائدِ فارسی بھی تھا جس میں چھٹی صدی ہجری کے شعراء کا کلام تھا، جیسا کہ حمیدیہ لائبریری بھوپال میں بھی تھا- وہ مجموعہ (مونس الاحرار) شائع ہو تو عنایت فرمایئے گا- چند حقیر کتابیں عزیزی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کے ذریعے بھیجتا ہوں- نجم الاسلام صاحب وہاں کی بعض کتابوں کا فوٹو اسٹیٹ لینا چاہتے ہیں- کرم فرمائیں- انجمن اور حیدرآباد دکن کی وہ کتابیں ہیں- آپ کی مدد درکار ہے- دعا کا محتاج ہوں- فقط والسلام

احقر غلام مصطفیٰ خاں

(پس نوشت:) بشرط یاد و موقع، ڈاکٹر مختار الدین آرزو صاحب کو میرا سلامِ مسنون پہنچا کر ممنون فرمائیں-

(آصفیہ لائبریری میں دیوانِ معزی خاصا ضخیم دیکھا تھا- اب خدا جانے کہاں ہو)

© rasailojaraid.com